سوال

اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنا مسئلہ اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہوں آپ سے گزارش ہے کہ اس کا جواب جلد دیں، میں اور بیوی ایک دن بیٹھے ہنسی مذاق کر رہے تھے تو وہ مجھے کہنے لگی: مجھے مزاحیہ طور پر طلاق دے دو!! تو میں نے اسے کہا اس طرح کے معاملات میں مذاق نہیں ہوتا، تو وہ دوبارہ کہنے لگی: مجھے طلاق دو، تو میں نے غصہ میں آکر اسے کہا: اللہ کی قسم اگر تم نے دوبارہ کہا تو میں تجھے طلاق دے دوں گا، یا یہ لفظ کہے: تجھے طلاق میں غصہ میں تھا مجھے صحیح طرح یاد نہیں کہ آیا میں نے "تجھے طلاق" کے لفظ بولے یا کہ "میں تجھے طلاق دے دونگا" کے الفاظ کہے، لیکن یہ بات یقینی ہے کہ میں نے قسم اٹھائی تھی؛ برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ اس کا حکم کیا ہے کیا یہ طلاق شمار ہوگی یا نہیں؟

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

طلاق کے مسئلہ میں کھیلنا اور مذاق کرنے کی کوئی مجال نہیں، کیونکہ جمہور علماء کے ہاں مذاق میں دی گئی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تین چیزوں کی حقیقت بھی حقیقی ہی ہے، اور ان میں مذاق بھی حقیقت ہے: نکاح اور طلاق اور رجوع کرنا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2194) سنن ترمذی حدیث نمبر (1184) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2039)، اس حدیث کی صحت میں علماء کا اختلاف ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1826) میں اسے حسن قرار دیا ہے

اس حدیث کا معنی بعض صحابہ پر موقوف بھی وارد ہے:

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"چار چیزیں ایسی ہیں جب وہ بولی جائیں تو جاری ہونگی طلاق، آزادی اور نکاح اور نذر"

علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"تین چیزوں میں کوئی کھیل نہیں، طلاق اور آزادی اور نکاح"

ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"تین اشیاء میں کھیل بھی حقیقت کی طرح ہی ہے: طلاق اور نکاح اور غلام آزاد کرنا"

آپ کی بیوی نے بطور مذاق طلاق دینے کا مطالبہ کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے، اور پھر عورت کو بغیر ایسے عذر کے جو طلاق کو مباح کرتا ہو خاوند سے طلاق طلب کرنا حلال نہیں کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی اپنے خاوند سے بغیر تنگی اور سبب کے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں صحیح قرار دیا ہے

الباس کا معنی یہ ہے کہ ایسی سختی اور تنگی جس کی بنا پر طلاق کا سہارا لینا پڑے

اور آپ نے بھی طلاق کے الفاظ بولنے میں جلد بازی کر کے غلطی کی ہے، کیونکہ طلاق کا معاملہ بہت عظیم اور سخت ہے اس کے نتیجہ میں نکاح ختم ہو کر گھر کا شیرازہ بکھر جاتا ہے اگر آدمی جب بھی غصہ میں آکر طلاق دے دے تو خاندان تباہ ہو کر رہ جائیگا، اور اس کا شیرازہ بکھر کر رہ جائیگا

دوم :

اگر آپ نے یہ بات کہی ہے :

" اللہ کی قسم اگر تم نے دوبارہ کہا تو میں طلاق دے دونگا " اور بیوی نے دوبارہ اس کا مطالبہ نہیں کیا اور آپ نے بھی دوبارہ اسے طلاق نہیں دی تو آپ پر کچھ لازم نہیں آتا، کیونکہ طلاق کی دھمکی اور اس کی وعید تو دوبارہ مطالبہ کرنے پر تھی

فرض کریں اگر اس نے آئندہ مستقبل میں دوبارہ مطالبہ کیا تو آپ کو اختیار ہے کہ یا تو آپ اسے طلاق دے دیں، یا پھر اس دھمکی کو ترک کر دیں

اور اگر آپ نے یہ بات کہی تھی :

" اللہ کی قسم اگر تو نے دوبارہ ایسا کیا تو تجھے طلاق " اور بیوی نے دوبارہ مطالبہ نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ یہ طلاق تو شرط پر معلق تھی، اور یہ طلاق اس وقت ہی واقع ہوگی جب شرط ہوگی اور وہ شرط طلاق کا دوبارہ مطالبہ کرنے کے ساتھ مشروط ہے

اس لیے اگر بیوی نے بعد میں دوبارہ طلاق کا مطالبہ کیا تو جمہور علماء کے ہاں یہ ایک رجعی طلاق واقع ہو جائیگی

لیکن کچھ اہل علم کی رائے یہ ہے کہ جو طلاق شرط پر معلق ہو اور خاوند اس سے بیوی کو دھمکانا اور خوفزدہ کرنا اور روکنا چاہتا ہو طلاق دینا مراد نہ ہو تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی چاہے شرط پوری بھی ہو جائے، بلکہ اس میں صرف قسم کا کفارہ لازم آتا ہے، اس ویب سائٹ پر اسی قول پر عمل ہے، اور خاص کر جب آپ کو یہ ہی یقین نہیں کہ آپ نے کہا کیا تھا، اور اصل میں آپ کے مابین نکاح صحیح ہے، حتی کہ آپ کے مابین نکاح کو ختم کرنے والے کسی سبب کا یقین نہ ہو جائے

اور اگر آپ کے پاس اپنے قول کی کوئی دلیل ہی نہیں تو اس کے لیے آپ اپنی بیوی سے مدد لے سکتے ہیں کہ وہ آپ کو یاد دلائے آپ نے بیوی سے اس وقت کیا کہا تھا، اس لیے یہ معاملہ آپ اور آپ کی بیوی کا ہے

رہا مسئلہ غصہ کی حالت میں طلاق کا تو اس کی تفصیل سوال نمبر (22034) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں

والله اعلم.

الاسلام سوال وجواب

103346